احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 9 اگست 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 9/اگست 2010ء 27شعبان 1431 ہجری 9 ظہور 1389ہش جلد 60-95 نمبر 166

## محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مکہ سے واپسی پر ضجنان کی گھاٹیوں میں آپ کا قافلہ رُکا اس جگہ کثرت سے درخت اور گھاس پُھوس تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جب میں اپنے والد خطاب کے اونٹ لے کر اس جگہ آیا کرتا تھا۔ میرے والد بڑے سخت تھے۔ ایک بار میں جنگل سے اونٹ پر ایندھن کی لکڑیاں لے کر جاتا تو دوسری دفعہ جانوروں کے کھانے کے لئے سبز پتے لے کر جاتا۔ آج خدا نے مجھے مقام خلافت پر فائز فرمایا ہے جس سے بڑا کوئی مقام نہیں۔ پھر ایک شعر پڑھا۔

یعنی جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں سوائے ایک عارضی خوشی کے اور باقی رہنے والی صرف خدا کی ذات ہے جب کہ مال اور اولاد فنا ہو جاتے ہیں۔

(کنزل العمال کتاب الفضائل جلد6صفحہ 353)

### 44ویں جلسہ سالانہ برطانیہ سے حضور انور کا اختتامی خطاب مورخہ یکم اگست 2010ء

# تمام تدبیروں کے لئے ہمیں دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے

## یہ دور علمی اور عملی سچائیوں کے ذریعہ سے پیغام حق کو پھیلانے کا دور ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ سے اختتامی خطاب بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق 8:20 بجے رات جلسہ گاہ تشریف لائے۔ حضور انور کی تشریف آوری کے بعد بھی مہمانوں کی تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ قبل ازیں پاکستانی وقت کے مطابق شام سوا سات بجے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔کے کی صدارت میں مختلف ممالک اور برطانیہ کی سیاسی شخصیات نے خطاب کیا۔ اس میں انہوں نے سانحہ لاہور کے جاں نثاروں کی تعزیت کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تعلیم، صحت اور دوسرے فلاحی کاموں کے سلسلہ میں کی گئی خدمات کو سراہا اور ان معاملات میں تعاون کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

رات 8:30 بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے سورۃ جمعہ کی آیات 1 تا 11 کی تلاوت کی اور پھر ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عرب احمدی احباب نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا جس کا اردو ترجمہ محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم داؤد ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

ترنم سے پیش کیا۔

ازاں بعد دوران سال میدان تعلیم میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو میڈلز اسناد اور انعامات سے سیدنا حضور انور نے ازراہ شفقت نوازا۔

جس کے بعد محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔کے نے گزشتہ سال سے شروع کئے جانے والے انٹرنیشنل پیس پرائز اس سال جناب عبدالستار صاحب ایدھی کو دیئے جانے کا اعلان کیا۔ یہ انعام دنیا میں مذہبی، سماجی، معاشی یا اقتصادی معاملات میں پُرامن کوشش کرنے والے شخص کو دیا جاتا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ محترم امیر صاحب نے عبدالستار ایدھی صاحب کے مختصر حالات زندگی بیان کئے اور ساتھ ہی کہا کہ ایدھی صاحب انشاء اللہ پیس کانفرنس کے موقع پر تشریف لائیں گے اور یہ انعام ان کو دے دیا جائے گا۔

یہ تمام اختتامی تقریب مع حضور انور کے خطاب کے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کی گئی اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے کروڑوں افراد نے اس خطاب سے استفادہ کیا۔

حضور انور نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل جماعت احمدیہ کی مخالفت میں شدت آچکی ہے۔ لیکن ہمیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ الٰہی جماعت کی مخالفت جس شدت سے ہوتی ہے اسی شدت سے افضال الٰہی برسنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم پہلوں کی طرح آزمائش میں سے گزرے بغیر جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ جس طرح ان پر مخالفت کی آندھیاں اور زلزلے آئے اسی طرح تمہاری آزمائش بھی ہوگی۔ پس یہ مخالفتیں مومنین کو خدا تعالیٰ کے آگے مزید جھکنے والا بنانے اور ایمانوں میں مزید جلا پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مصائب اور تکالیف کی شدت میں مومن جب الا ان نصراللّٰہ قریب کے وعدے کو پورا ہوتے دیکھتا ہے تو مومن اطمینان پاتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کچھ نہ کچھ نقصان تو ہوگا لیکن اس سے وہ احمدیت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے حوالوں کی تلبیس کر کے کم علم احمدیوں کو اور دوسرے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اس سے کوئی بھی نقصان احمدیت کو نہیں پہنچ سکے گے کیونکہ ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے مخالفین نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہے۔ اس لئے ہمیں ایمان کی مضبوطی دکھانی ہوگی۔ اگر ایسا کریں گے تو یقیناً خدا کی مدد کے قریب آنے کے نظارے ہم ضرور دیکھیں گے اور مخالفت کا یہ حملہ جماعت کو ترقی کی طرف لے جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا ہر فرد صدق دل سے حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے۔ یہ احمدیوں پر بدظنی ہے کہ اس طرح کے کاموں سے احمدیوں کو ہٹانے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ بلکہ میں کئی دفعہ خطبات اور خطابات میں اس بات کا اظہار کر چکا ہوں کہ لاہور کے واقعات کے بعد کثرت سے ایسے خطوط آئے کہ احمدی نوجوانوں کو حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے ادراک میں اضافہ ہوا ہے اور ان کے قدم پہلے سے آگے بڑھے ہیں۔

باقی صفحہ 2 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے

## سیدنا بلالؓ فنڈ میں

## عطیات کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔ یہ ان کی لاعلمی ہے۔ شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں دو دفعہ بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' قائم ہے جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2010ء)

﴿مرسلہ : سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی﴾

## بقیہ صفحہ 1 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اپنے دعاوی کی صداقت کے بیشمار دلائل بیان فرمائے ہیں۔ جن سے صاحب فراست، صاف دل اور نیک نیت آدمی کو صداقت کا علم ہوتا ہے۔ آپ نے بعض آسمانی اور زمینی نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے اوران گواہیوں کا بھی ذکر فرمایا جو سعید روحوں نے آپ کے تعلق میں دی ہیں۔ جن کو غور اور تدبر سے پڑھنے سے صداقت حضرت مسیح موعود کے ثبوتوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان میں سے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اتمام نعمت کے دو دور ہوتے ہیں ایک تکمیل ہدایت کا دور ہے اور دوسرا تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے۔ ہدایت کی اشاعت کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوسکتی ہے وہ تمام اس دور میں میسر ہیں۔ مثلاً ڈاک ریلوے اور سفر کی دوسری سہولتیں، پریس جس سے اشاعت کی سہولت میسر ہے اسی طرح میڈیا وغیرہ اس لحاظ سے یہ وہ دور ہے جس میں تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں اور خدا تعالیٰ زور آور حملوں سے اپنے نذیر کی سچائی کو ثابت کر دے گا۔ یعنی آسمانی کارروائی ظہور میں آنے لگے گی۔ آفات آئیں گی اور ہر رشید اور ذی ہوش ان نشانوں کو دیکھ کر خدا کی آواز سنے گا اور دیکھ لے گا کہ زمین اور آسمان دوسرے رنگ میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی کے چالیس ابتدائی سال کی عمر کو بطور گواہی پیش فرمایا کہ جھوٹ، دروغ گوئی آپ کی عادت نہ تھی۔ شرارت اور خباثت سے خدا نے آپ کو ہمیشہ محفوظ رکھا۔ اب اس عمر میں ایسا شخص کیسے افترا کرسکتا ہے۔ نیز حضور اقدس نے اپنی پیشگوئیوں کو چار حصوں میں بیان فرمایا جس سے صداقت کا نور مزید چمکتا ہے۔ (1) کہ حضور اقدس کو بہت عرصہ قبل جبکہ آپ گمنامی میں تھے یہ پیشگوئی کی میں اکیلا نہیں رہوں گا۔ لوگ فوج در فوج آپ کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ (2) کہ اس دور میں جب کوئی مجھے نہ جانتا تھا اموال کی مدد ملنے کی پیشگوئیاں کی اور پھر لوگوں کا رجوع ہوا اور انہوں نے اموال سے مدد کی۔ (3) تیسری قسم ایسی پیشگوئیوں کی ہے جن میں بتایا گیا تھا لوگ آپ کو اور آپ کی جماعت کو معدوم کرنے کے لئے اور اس نور کو بجھانے کے لئے کوششیں کریں گے مگر وہ سب ناکام رہیں گے اور لوگوں کی کثیر تعداد جماعت میں شامل ہوگی اور اموال بھی آئیں گے۔ اب ان تینوں قسموں کو ملا کر دیکھیں تو یہی احساس ہوتا ہے کہ یہ انسان کا کام نہیں اور الٰہی جماعتوں کے علاوہ اور کہیں ایسی مثال نہیں ملتی۔ (4) چوتھی عظیم الشان پیشگوئی یہ ہے کہ آپ کو دو مریدوں کی شہادت کی اطلاع ہوئی اور وقت سے پہلے بتا دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور حضرت صاحبزادہ شہزادہ عبداللطیف صاحب کی راہ مولیٰ میں بڑی عزم استقامت سے قربانی پیش کی اور یہ پیشگوئی بھی بڑی صداقت سے پوری ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ کل کی عالمی بیعت کی رپورٹ بھی صداقت حضرت مسیح موعود کا ثبوت ہے۔ قادیان کے چھوٹے سے قصبے سے الٰہی جماعت کا یہ پودا لگا۔ گروہوں اور پھر حکومتوں نے مخالفتیں کیں مگر اس کے باوجود یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور پھیلتا گیا۔ آج ہم سب اس بات پر گواہ ہیں۔ لیکن یاد رکھیں ان تمام حملوں اور تدبیروں کے مقابل پر ہمیں جو ہتھیار دیا گیا ہے وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ اگر ہم دعائیں کریں گے تو کوئی دشمن بھی جماعت کا بال بیکا نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے شروع ہی سے بیشمار بندوں کو خوابوں کے ذریعہ راہنمائی فرمائی اوران کو احمدیت نصیب کی۔ آج بھی سینکڑوں لوگ خوابوں کے ذریعہ احمدیت کو قبول کررہے ہیں۔ یہی آسمانی تائیدات ہیں۔ الجزائر کی ایک فیملی میں بچے کو کینسر تھا اس نے خواب میں حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دیکھا۔ ایم ٹی اے اچانک ان کے ٹی وی پر آیا اور حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا تھا۔ سارا خاندان بیعت کر کے احمدی ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے بچے کو کینسر سے بھی شفا دے دی۔ احمد باکیر صاحب شروع میں دینی تعلیم کی پابندی کرتے تھے پھر چھوڑ دی۔ پھر احمدیت کا پتہ چلا استخارہ کیا تو خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا حضور اقدس نے آپ کو مواہب الرحمٰن کتاب دی اور اپنے دعاوی کے متعلق سمجھایا۔ اس خواب کے ذریعہ ان کے تمام شبہات دور ہوگئے اور بیعت کرلی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک نشان یہ بھی ہے کہ زمانہ ضرورت مصلح کے لئے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ ایک زمانے کی ضرورت اور دوسرا پیشگوئیوں میں بھی اس آخری دور کے متعلق بتایا گیا تھا اور تیسرا یہ کہ الٰہی تائید و نصرت کے واقعات ہیں جو ظاہر ہورہے ہیں۔ تمام ملکوں اور قوموں نے اس سلسلہ کو ختم کرنا چاہا مگر کوئی کامیاب نہ ہوسکا۔ آج ہم سب اس بات پر گواہ ہیں کہ خدا کے وعدے پورے ہوئے۔ خدا نے وعدہ کے موافق آپ کی جماعت کو ہمیشہ نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اپنے وعدوں کے مطابق ترقی دی اور آسمانی تائیدات کے کھلے کھلے نشان دکھاتا چلا آرہا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جن میں آتھم اور لیکھرام کے متعلق پیشگوئیاں تھیں جو بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ نیز سورۃ الحاقہ کی آیات بھی پیش فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود کا ربع صدی سے زائد عرصہ تک لگاتار یہ دعویٰ کرتے رہنا کہ خدا نے مجھے ان دعاوی کے ساتھ کھڑا کیا اور پھر ہر دفعہ آپ کا ہی کامیاب ہونا اور آپ کے بعد جماعت کی مسلسل ترقی کرنا بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ خدا کی طرف سے تھے۔ ورنہ ان مخالفتوں میں ختم ہوجانا بعید از قیاس نہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ میں نے قرآن یا حدیث کا علم کسی سے اکتساب نہیں کیا بلکہ یہ موہبت الٰہی ہے۔ نیز حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تائید میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان آسمانی نشان کسوف وخسوف کا ذکر بھی فرمایا۔ جو آپ کے زمانہ میں 1894ء اور 1895ء میں دو دفعہ رمضان المبارک کے مہینہ میں لگا اور دونوں دفعہ آپ کے علاوہ کوئی دعویدار اور موجود نہ تھا۔ نیز یہ بھی کہ یہ دور علمی اور عملی خیالات کو پھیلانے کا دور ہے اور دین حق اپنی عملی سچائی اور برکات کی وجہ سے پھیلے گا۔

حضور انور نے ان سعید فطرت علماء کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اعلان فرمایا تھا۔ جن میں غلام فرید چاچڑاں شریف والے اور صاحب العلم سندھ کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو آپ کے دعاوی میں سچا سمجھتے ہیں اور انکار نہیں کرتے اور جو آپ کہیں گے ہم مانیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ آپ کی مخالفت شدید کی جائے گی۔ تنگ کیا جائے گا۔ سخت تکذیب ہوگی۔ گالیاں دی جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہوا اوران کے وقت حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ میں مظلوم ہوں خدا ضرور میرے حق میں فیصلہ دے گا۔ چنانچہ خدا نے ایسا ہی کیا اور جماعت احمدیہ ہمیشہ ابتلاؤں کے میدان میں کامیاب رہی اور ترقی کے راستے پر گامزن رہی۔ ان مخالفین کو چاہئے کہ خدا کے واسطے غور کریں۔ نیک نیتی سے سوچیں، نمازوں میں دعا مانگیں کہ خدا حق کھول دے جو تعصب سے پاک ہوکر دعا کرے گا اس پر حق کھل جائے گا۔ کیونکہ 122 سالہ تاریخ احمدیت بھی پوری شان سے یہ گواہی دے رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت احمدیت کے ساتھ ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس جماعت میں داخل ہورہے ہیں اور جماعت کی پُرامن اور صبر و استقلال کی تعلیم دیکھ کر احمدی ہورہے ہیں۔ چنانچہ افریقہ کا ایک شخص صرف اس بات پر احمدی ہوگیا کہ اس نے سانحہ لاہور کے بعد یہی دیکھا کہ ہر ایک کو صبر واستقلال کی تعلیم دی جارہی ہے اور اس پر عمل کیا جارہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مضبوط ایمان رکھتا ہے۔ ہم اپنے ان بزرگوں کا احسان ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک نہیں اتار سکتے۔ قربانیوں کے معیار بتا رہے ہیں کہ ہر احمدی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر کامل ایمان اور یقین رکھتا ہے۔ ہر ابتلاء احمدی کے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر کوئی سچائی کو چھوڑتا ہے تو یہ بھی خدا کی عادت ہے کہ وہ الٰہی سلسلوں سے خشک ٹہنیوں کو الگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگوں کا صبر واستقلال ان کی بدظنی پر ان کو ہمیشہ شرمندہ کرتا رہے گا۔ ہر احمدی مرد و عورت بچہ بوڑھا اور جوان اپنے ایمان کو مضبوط کررہا ہے۔ آج ہر مخالف پر اتمام حجت ہوچکی ہے۔ افریقہ، جزائر، ایشیا، امریکہ اور یورپ میں نیک اور سعید فطرت لوگوں کے جماعت میں شامل ہونے سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہورہی ہے۔

آخر میں حضور انور نے دعاؤں کی تحریک فرمائی کہ دعا کریں کہ خدا ہمارا ایمان بڑھاتا رہے، ہر ملک میں جماعت کو ترقی دے۔ ثبات قدم اور استقامت ہر احمدی کو عطا کرے، واقفین زندگی کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے، اسیران کی رہائی کے سامان پیدا کرے، شہداء نے قربانی کی جو روح پھونکی ہے وہ قائم رہے۔ ان کے خاندانوں کو صبر واستقامت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ہر مشکل اور تکلیف میں گرفتار احمدی کی تکلیف دور کر دے اور ہمیشہ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آئیے اب دعا کرلیں۔

تقریباً رات 10:30 بجے حضور انور کا خطاب ختم ہوا لیکن حضور انور سٹیج پر تشریف فرما رہے اور قریباً چالیس منٹ تک عربی اردو اور افریقن لوگوں کی طرف سے نظمیں اور نغمات پیش کئے جاتے رہے۔ حضور انور نے اعلان فرمایا کہ اس جلسہ پر 97 ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے 28 ہزار 675 افراد نے شرکت کی۔ امیر صاحب یو۔کے پریشان تھے کہ اس سال شاید حاضری کم رہے۔ مگر میں نے کہا کہ پریشان نہ ہوں انشاء اللہ اضافہ ہوگا۔ احمدی کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ چنانچہ گزشتہ سال سے ایک ہزار کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے سلام کیا۔ خدا حافظ و ناصر فرما کر پنڈال سے باہر تشریف لے گئے۔

## سیلاب زدگان کے لئے

## عطیات جمع کرانے کی درخواست

پاکستان میں شدید سیلاب کی وجہ سے بہت سی ایسی بستیاں بھی متاثر ہوئی ہیں جن میں احباب جماعت بھی آباد تھے۔ 250 سے زائد احمدی گھرانے متاثر ہوئے ہیں۔ تمام کچے گھر سیلاب کی وجہ سے گر کر ختم ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کو ان کی خوراک، راشن اور رہائش کے حوالے سے مدد کی درخواست ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی مد **"انسانی ہمدردی"** میں زیادہ سے زیادہ عطیات جمع کروا کر ممنون فرمائیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

## حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

# دنیا میں راحت کیسے حاصل ہوسکتی ہے

ایک ہندوایم۔اے پروفیسر کا حسب ذیل سوال حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا:۔

**سوال:** کیا دنیا میں راحت ہے؟ انسان کیونکر خوشی سے زندگی بسر کرسکتا ہے؟ کیا انسان کو دنیا میں سکون قلب حاصل ہوسکتا ہے۔ اگر ہوسکتا ہے۔ تو کیونکر؟

**جواب:** دنیا میں راحت انسان کو حاصل ہوسکتی ہے۔ وہ خوشی کی زندگی بسر کرسکتا ہے اور سکون قلب بھی اسی دنیا میں انسان کو حاصل ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ انسان راحت اور خوشی اور سکون قلب کی حقیقت سے واقف ہو اور اس کے صحیح ذرائع معلوم کرنے کے بعد انہیں استعمال کر کے راحت خوشی اور سکون قلب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

راحت عربی لفظ ہے اور اس کی اصل وضع اس چیز کے حصول پر دلالت کرتی ہے جو انسان کے اندر نشوونما کی قابلیتیں پیدا کرتی ہے اور اس قابلیت کے مطابق اس کے مختلف مدارج میں سے کسی ایک درجہ کے حصول پر جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے راحت کہتے ہیں۔

چونکہ حصول مدعا پر انسان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ خوشی بھی ہوتی ہے اور چونکہ مطلب کے حاصل کرنے پر سکون قلب بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ سکون قلب بھی ہے۔ انہی معنوں کے لحاظ سے جب انسان اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کوشش کرنے کے بعد آرام پاتا ہے۔ تو اس کو استراحت کہتے ہیں۔ کیونکہ اس علم کے ساتھ کہ میں نے اپنے مقصد کے حصول میں پوری کوشش کی ہے۔ انسان کے قلب میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک عارضی وقفے کا مستحق ہوتا ہے۔ تا کہ کچھ آرام کے بعد نئی طاقتیں حاصل کر کے وہ کام کے لئے نئے سرے سے تیار ہو جائے۔ پس جو شخص مقصد پیدائش کے لئے حقیقی کوشش کرتا ہے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔ اس کے لئے عارضی راحت کے سامان پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تا کہ ان پر قیاس کر کے وہ حقیقی راحت کا اندازہ لگا سکے۔ جس کے لئے اور بھی زیادہ جدوجہد کرے لیکن جب انسان بجائے اپنے مقصد اور مدعا کے لئے کوشش کرنے کے ایسی چیزوں کے لئے کوشش کرتا ہے۔ جو اس کے مقصد سے دور کرنے والی ہوتی ہیں۔ تو بجائے راحت کے اس کے دل میں جلن اور سوزش پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ عام طور پر یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دنیا تکلیفوں اور مصیبتوں کا گھر ہے۔ حالانکہ تکلیفیں اور مصیبتیں ان کی اپنی پیدا کی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے اور اپنی کوششوں کو اس کے حصول کے لئے لگاتے تو یقیناً انہیں سکون قلب بھی حاصل ہوتا اور محنت کی گھڑیوں کے بعد حقیقی راحت کی گھڑیاں بھی انہیں میسر ہوتی چلی جاتیں۔ اگر ہم اس امر کو تسلیم کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے لقاء کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ (دین) کی تعلیم ہے اور جیسا کہ ہر انسان کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو تسلیم کرنا پڑے گا۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے لقاء کی کوشش کے سوا جس قدر کوششیں ہوں گی۔ وہ انسان کے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے کا موجب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دوری میں بھی انسان کو حقیقی راحت محسوس ہو۔ تو پھر اس کی طرف توجہ دلانے والا محرک کون باقی رہ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دور ہو کر جو بے چینی اور اضطراب انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے کا ایک ذریعہ ہے اور جتنی جتنی کسی میں روحانی بینائی باقی ہوتی ہے۔ اس کے مطابق انسان اس اضطراب سے فائدہ اٹھالیتا ہے۔

پس حقیقی راحت تو موجود ہے۔ لیکن وہ انہی ذرائع سے محسوس ہوسکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔

راحت کا پہلا مقام یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کو یہ یقین ہو کہ اسے صحیح رستہ کا علم ہو گیا ہے۔ جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے صحیح رستے کا علم ہو گیا۔ تو ایک حد تک اس کا اضطراب دور ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ حصول مدعا کے رستے میں سے ایک روک دور ہو گئی اس کے بعد دوسرا مقام انسان کو تب حاصل ہوتا ہے۔ جب وہ ان ذرائع کو استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔ جو حصول مدعا کے لئے ممد ہیں۔ چونکہ صحیح ذرائع عام طور پر صحیح نتیجہ پیدا کیا کرتے ہیں۔ اس لئے انسان کو راحت حاصل ہوتی ہے کہ غالباً اب میں اپنے مقصد کو پالوں گا۔ لیکن ابھی اضطراب کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے۔ کیونکہ نتیجہ نکلنے سے پہلے انسان کے دل میں شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ شائد بعض روکیں مجھے حصول مدعا سے محروم کر دیں۔ لیکن جب انسان اپنی کوششوں کے نتیجہ میں اپنے محبوب کی طرف سے بھی کوئی حرکت دیکھ لیتا ہے۔ تو اس کو تیسرا درجۂ راحت حاصل ہو جاتا ہے اور اس وقت 3/4 حصہ اضطراب دور ہو جاتا ہے۔ مگر ایک حصہ اضطراب کا باقی رہتا ہے اور وہ یہ کہ ممکن ہے موت سے پہلے پہلے پھر کوئی بات ایسی ہو جائے۔ جو مجھے ان نعمتوں سے محروم کر دے کیونکہ انسان کے عمل کی حد اس کی موت پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ اضطراب کا حصہ عام طور پر باقی رہتا ہے۔ مگر بعض خاص ہستیوں کے متعلق اضطراب کے اس حصہ کے دور کرنے کے لئے بھی سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جن کی نجات اور جن کے قرب اور جن کے لقاء کا وعدہ اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں کر لیتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ چیزیں ان کو اسی دنیا میں کامل طور پر مل جاتی ہیں باقی لوگ جو ہوتے ہیں۔ ان کا چوتھا حصہ اضطراب کا اس دنیا میں باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن وہ اضطراب راحت کو دور کرنے والا نہیں۔ بلکہ راحت کو بڑھانے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ محبوب سے عارضی جدائی انسان کی محبت کو بڑھانے والی ہوتی ہے۔ اسی کی طرف قرآن کریم نے اس طرح اشارہ کیا ہے۔ کہ مومن کا ایمان خوف اور رجاء کے درمیان ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان اصول پر عمل کرے۔ تو یقیناً اسی دنیا میں اس کو راحت اور سکون قلب مل جاتا ہے۔ لیکن کوئی چاہے کہ دنیا کی حکومتیں اور دنیا کی عزت حاصل کر کے یا حساب یا تاریخ یا سائنس پڑھ کے یا اور اسی قسم کے پیشے اختیار کر کے راحت اور سکون حاصل کرے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ سے دور ہو کر جتنی عزت انسان حاصل کرتا ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے لئے گھبراہٹ اور اضطراب کے سامان پیدا کرتا ہے۔ مال بجائے آرام دینے کے آرام کو دور کرتا ہے۔

مالدار کو ہمیشہ یہ فکر رہتی ہے کہ میرا روپیہ کوئی چرا نہ لے جائے۔ حکومت بجائے آرام دینے کے اضطراب پیدا کرتی ہے۔ بادشاہ اور وزراء کبھی آرام کی نیند نہیں سو سکتے اس کے مقابلہ میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو کر ترقی کرتے ہیں ذمہ واریاں ان پر بھی عائد ہوتی ہیں اور ان کے پورا کرنے کا غم اور فکر انہیں بھی لاحق ہوتا ہے۔ لیکن ان کا غم اور ان کا فکر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے ہوتا ہے اور پھر اس فکر اور غم کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے۔ تائید اور نصرت شامل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ غم بھی ان کے لئے ایک رنگ لذت کا رکھتا ہے۔ کیونکہ قربانی والا اضطراب۔ راحت ہی کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ انسان جانتا ہے کہ ہر ذرہ جو میرا قربان ہو رہا ہے۔ اس کے بدلے میں اعلیٰ درجہ کے انعامات میرے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ پس نیک لوگوں کا اضطراب اور غم دیکھ کر یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ حقیقی راحت دنیا سے مفقود ہے۔ ان کے غم اپنی ہلاکت کے خوف سے نہیں بلکہ دنیا کی ہلاکت کو دیکھ کر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے غم کی ہر ساعت ان کو خدا کے زیادہ قریب کر دیتی اور اس کے فضلوں کا زیادہ وارث بنا دیتی ہے پس گو ظاہری شکل غم کے ساتھ مشابہ ہے مگر باطن میں وہ راحت اور سکون ہے۔

(الفضل 11/اپریل 1933 ص5)

## بیع سلم

**سوال:** اگر کوئی شخص کسی سے یہ معاہدہ کرتا ہے۔ کہ تیرا جتنا غلہ ہوگا وہ میں خرید لوں گا اور بھاؤ مقرر کر کے کچھ بیعانہ بھی دے دیتا ہے۔ تو کیا یہ سٹہ ہوگا؟۔

**جواب۔** یہ سٹہ نہیں۔ یہ سودا ہے اور اس میں گندم موجود ہے۔ جس کا سودا کیا گیا ہے۔ سٹہ میں یہ نہیں ہوتا۔ اس میں تو چیز کے ہونے کا امکان ہی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی فصل نکلنے سے پہلے نرخ مقرر کر لیتا ہے۔ ایسا نرخ جو امکان کے اندر اندر ہو۔ (اگر غیر معمولی طور پر نرخ بڑھاتا ہے۔ تو یہ لغو ہوگا) اور جتنی رقم کا غلہ خریدنا چاہے وہ پیشگی دے دے تو یہ جائز ہے اور یہ بیع سلم ہے۔ اسی طرح غلہ دینے والا اگر یہ کہے۔ کہ جیسی بھی گندم ہوگی۔ چاہے خراب ہو۔ چاہے اچھی وہ لینی ہوگی۔ تو یہ ناجائز ہوگا۔

دراصل غیر معین چیز کا سودا کرنا ناجائز ہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر غلہ والا خریدار سے کہے کہ یہ جو غلہ پڑا ہے۔ یہ لیتے ہو۔ تو یہ ناجائز ہے۔ آپ نے ایک دفعہ غلہ کے ڈھیر میں ہاتھ ڈال کر اندر کا غلہ نکال کر دکھایا۔ کہ وہ گیلا تھا۔ بیع سلم میں پہلے یہ بات طے ہو جانی چاہئے۔ کہ اس قسم کی گندم دی جائے گی۔ سفید سرخ اور خریدنے والا سارا روپیہ پہلے دے دے اور اگر اس وقت تھوڑا روپیہ دے تو شرط یہ ہو کہ غلہ نکلنے کے وقت جو منڈی کا بھاؤ ہوگا وہ لوں گا اس طرح گویا اس کی غرض سودا کرنا ہوگی۔

## آخرت میں حقوق العباد

**سوال:** حضور نے ایک گفتگو میں فرمایا تھا۔ کہ اعمال کا حقیقی سلسلہ مرنے کے بعد ہی شروع ہوگا۔ اگر یہ صورت ہے۔ تو اس دنیا میں تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا موقعہ ہوتا ہے۔ اگلے جہان میں حقوق اللہ تو ہوں گے۔ کیا وہاں حقوق العباد بھی ہوں گے۔

**جواب:** حضور نے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس گفتگو کے سمجھنے میں آپ کو کسی قدر غلط فہمی ہوئی ہے۔ اصل بات یہ بیان کی گئی تھی۔ کہ اس دنیا کے اعمال اگلے جہان کے اعمال سے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اس سے مطلب یہ تھا۔ کہ اس دنیا کے اعمال کے ساتھ تنزل اور ترقی کا سلسلہ لگا ہوا ہے بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہیں۔ جو انسان بلا ارادہ کرتا ہے۔ کئی حرکتیں زبان۔ ہاتھ پاؤں اور آنکھ سے ایسی ہو رہی ہوتی ہیں۔ جن کا انسان کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ عادتاً ماحول کے اثرات کی وجہ سے وہ سرزد ہوتی ہیں۔ کچھ حصہ دن رات کا انسان سونے میں صرف کر دیتا ہے اس وجہ سے ایسے اعمال جو انسان ارادہ سے کرتا ہے۔ بہت کم ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے عالم میں جا کر انسان ہر قسم کی غفلتوں سے نکل جائے گا اس لئے وہاں کا کوئی فعل بغیر ارادہ کے نہ ہوگا۔ انسان اللہ تعالیٰ کا ظل ہو جائے گا۔ اس کا ہر عمل ارادہ سے ہوگا اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ الاعمال بالنیات اصل عمل وہی ہوتا ہے جو نیت اور ارادہ سے کیا جائے۔ اس لئے میں نے کہا تھا۔ کہ حقیقی عمل اسی دنیا کا ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں کے اعمال کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

## حضرت مسیح موعود کا یوم وصال

**سوال:** 26 مئی حضرت مسیح موعود کا یوم وصال ہے۔ اس دن آپ کی یاد تازہ کرنے کے لئے احمدی جماعتیں جلسے کیا کریں؟

**جواب:** حضور نے فرمایا۔ اس طرح رسوم بن جاتی ہیں اور اصل حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ لوگ ایک رسم بنا لیتے ہیں اور اصل بات تک ان کی نظر نہیں پہنچتی۔ باقی رہا یاد تازہ کرنا۔ سو جسے جس سے سچی محبت ہو۔ اس کا نام سنتے۔ یا زبان پر آتے ہی اس کا دل رقت سے بھر جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کوئی دن منانے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک سچے مومن کا دل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنتے ہی کس طرح محبت سے بھر جاتا ہے لیکن جنہوں نے یادگاریں قائم کیں۔ ان کی یادگاریں محض رسوم بن کر رہ گئیں۔ دن مقرر کر کے یاد تازہ کرنا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ افیم کھا کر کوئی سرور حاصل کرنا چاہے۔ اسے سچی محبت نہیں کہا جا سکتا۔ سچی محبت کا تو وہ نمونہ ہے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دکھایا آپ ایک دفعہ میدے کی روٹی کھا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ روتی بھی جاتی تھیں۔ کسی نے کہا۔ اس وقت رونے کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے میدے کی روٹی دیکھ کر وہ وقت یاد آ گیا ہے۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روٹی پکا کر دی جاتی تھی اس وقت غلہ پیسنے کی چکی وغیرہ نہ ہوتی تھی۔ یوں ہی کوٹ کاٹ کر روٹی پکالی جاتی تھی۔ اب جس وقت میں میدے کی روٹی کھا رہی ہوں۔ مجھے وہ وقت یاد آ کر رولا رہا ہے۔ کہ ایسی روٹی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں نہ کھلائی جاسکی۔

پس اگر سچا اخلاص اور سچی محبت دل میں ہو۔ تو انسان ہر وقت یاد کرتا ہے اور جس وقت اپنے محبوب کا ذکر سنتا ہے۔ اس کا قلب محبت سے بھر جاتا ہے۔

عرض کیا گیا۔ ساری طبائع ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ اگر سست اور زود فراموش طبائع کے لئے ایسی یادگار منائی جائے۔ جس میں بکثرت ذکر کیا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔

فرمایا۔ اعلیٰ درجہ کی طبائع کو چھوٹے درجہ کی طبائع کے لئے کیوں قربان کیا جائے۔ ایسی طبائع کو سچی محبت پیدا کرنی چاہئے اور سچی محبت سال میں ایک آدھ دفعہ یادگار منانے سے پیدا نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس کے لئے مجاہدہ اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

## صحابہ کرام اور رسول کریم ﷺ کا مقبرہ

**سوال:۔** کیا صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرہ پر جایا کرتے تھے۔

جواب: فرمایا۔ اس کے متعلق کوئی خاص حوالہ تو مجھے یاد نہیں۔ البتہ یہ ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود قبروں پر جاتے تھے اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان میں جاتے تھے۔ تو صحابہ بھی آپ کے مقبرہ پر جاتے ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے۔ کہ ایک دن آپ کی باری میرے ہاں تھی۔ رات کو اٹھ کر جو میں نے آپ کو دیکھا۔ تو نہ پایا۔ اس پر میں نے تلاش کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ قبرستان میں تشریف لے گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کا کوئی مخلص صحابی جو فوت ہو چکا ہوگا۔ یاد آیا ہوگا اور آپ قبرستان میں تشریف لے گئے۔ تو قبرستان میں جانا اور دعا کرنا مسنون طریق ہے۔

## بہشتی مقبرہ کی غرض

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت مقبرہ بہشتی قائم کر کے اس کی غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں''۔ (رسالہ الوصیت ص22)

ان الفاظ میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ نہ صرف موجودہ لوگ بلکہ آئندہ کی نسلیں بھی ہمیشہ بہشتی مقبرہ میں جائیں اور وہاں کامل الایمان لوگوں کو ایک جگہ دفن شدہ دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور جو لوگ مقبرہ بہشتی مقبرہ میں جائیں گے۔ وہ دفن شدہ لوگوں کے لئے دعائیں بھی کریں گے اور بالفاظ حضرت مسیح موعود ''ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی''

ہر انسان چاہتا ہے کہ جب وہ قربانی کرے۔ تو اسے کوئی ٹھوس انعام ملے۔ مگر مسیح موعود نے جب دین کے لئے مالی قربانی کا مطالبہ کیا۔ تو اس کے لئے یہ ٹھوس انعام بھی بتا دیا کہ ایسے لوگ ایک جگہ دفن کئے جائیں گے۔ جہاں لوگ آئیں گے اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں گے۔

حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہو سکتا ہے۔ ایسا وقت آئے۔ کہ لوگ اتنی کثرت سے مقبرہ بہشتی میں جانے لگیں۔ کہ ان کے لئے باریاں مقرر کرنی پڑیں اور قرعے ڈالے جائیں کہ فلاں وقت فلاں جماعت جائے اور فلاں وقف فلاں۔ یہ وہ نقد انعام ہے۔ جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے رکھا گیا ہے اور یہ بہت بڑا انعام ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو قربانی کی جاتی ہے۔ وہ بالکل ہیچ ہے بعض لوگ اپنی ساری کی ساری جائیدادیں اور بہت بڑی بڑی جائیدادیں اس لئے وقف کر جاتے ہیں کہ ان کے لئے قرآن پڑھنے والے اور دعائیں کرنے والے مقرر کئے جائیں۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ایسی جائیدادوں کے متولی سب کچھ خود کھا جاتے ہیں۔ پھر روپیہ لے کر دعائیں کرنے والوں کی دعائیں جس قسم کی ہوسکتی ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ مگر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والوں کے لئے اخلاص سے دعائیں کی جاتی ہیں۔

ذرا اس انعام کے متعلق قیاس تو کرو۔ ایک شخص فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی فوتیدگی پر اتنا عرصہ گزر جاتا ہے کہ اس کی اولاد در اولاد کو اس کا پتہ نہیں رہتا اور اسے کبھی بھولے سے بھی وہ یاد نہیں آتا۔ لیکن اس کی قبر پر ایک اجنبی کھڑا دعا کر رہا ہے کہ الٰہی اسے معاف کر دے اور اس کے درجات بلند کر دے اور دعا کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا اس انعام کی کوئی حد ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود نے دین کے لئے قربانی کرنے والوں کو یہ ٹھوس اور نہایت ہی عظیم الشان انعام دیا ہے مگر افسوس کہ بہت لوگوں نے مقبرہ بہشتی کی حقیقت کو ابھی تک سمجھا نہیں اور اس انعام کے حصول کے لئے کوشش نہیں کی۔

## مقبرہ بہشتی اور غیر مبایعین

مولوی مصباح الدین صاحب نے عرض کیا۔

**سوال:** غیر مبایعین مقبرہ بہشتی کی بہت تحقیر کرتے رہتے ہیں۔

**جواب:** فرمایا۔ ان کو صرف یہ نظر آتا ہے۔ کہ مقبرہ بہشتی نام ہے اس چیز کا کہ چارپائی کے برابر جگہ دی اور اتنا روپیہ لے لیا۔ انہیں وہ دعائیں نظر نہیں آتیں۔ جن کی خاطر حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی مقبرہ بہشتی کی طرف جب ایک احمدی خلوص کے ساتھ روانہ ہوتا ہے تو ادھر وہ قدم اٹھاتا ہے ادھر اس کے دل میں دفن ہونے والوں کے متعلق درد اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور آج جو اس عقیدت اور اخلاص کے ساتھ مقبرہ بہشتی میں جانے والے سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ پھر ہزاروں اور لاکھوں ہو جائیں گے۔ جو دعائیں کریں گے۔ اتنے عرصہ کے فوت شدہ دوسرے لوگوں کی قبروں کا نام ونشان بھی نہ ملے گا۔ جیسا کہ اب عام قبریں تو الگ رہیں۔ وہ مرنے والے جنہوں نے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے وقف اس لئے کئے تھے۔ ان کی قبریں قائم رہیں اور ان کے لئے دعائیں ہوتی رہے۔ جیسا کہ مصر وغیرہ میں کیا جاتا تھا ان کے نشان بھی نہیں ملتے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں خدا تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ چند سو روپے دینے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرنے والا سچا اور صاف (مومن) جب مقبرہ بہشتی میں دفن ہوتا ہے۔ تو یہ تو ہوسکتا ہے کہ اس کی اولاد در اولاد موجود ہو اور اسے وہ یاد بھی نہ ہو۔ مگر اس کے لئے ہزاروں اجنبی کھڑے دعائیں کر رہے ہوں گے۔

## قبر پر قرآن پڑھنا

**سوال:۔** کیا قبروں میں قرآن پڑھنا مردہ کے لئے موجب ثواب ہے۔ فرمایا قرآن پڑھنے کا ثواب تو اسی کو ہوسکتا ہے۔ جو خود پڑھے۔ ہاں اگر صدقہ خیرات دی جائے۔ یا انسان قرآن دوسروں کو پڑھائے اور اس کا ثواب مردہ کو پہنچائے۔ تو یہ پہنچ سکتا ہے۔

## حضرت مسیح موعود کے اہل وعیال

**سوال:** حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں جو یہ لکھا ہے کہ میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ اس اہل وعیال میں حضرت مسیح موعود کے پوتے اور پوتیاں بھی شامل ہیں۔

**جواب:** فرمایا۔ میں نے تو یہ فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اہل وعیال سے مراد صرف لڑکے لڑکیاں اور بیوی ہیں۔ میں حضرت مسیح موعود کی اولاد کی بیویاں اور آگے اولاد کو شامل نہیں کرتا۔ میں نے اپنی بیویوں کی وصیت کرائی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی اولاد کے متعلق بھی میں سمجھتا ہوں۔ یہ انعام کے طور پر ہے۔ ان کے لئے وصیت کرنا تو ناجائز اور گناہ ہے لیکن انہیں جس قدر قربانی وصیت کرنے کی حالت میں کرنی پڑے۔ اس سے بھی زیادہ قربانی خدا تعالیٰ کے اس انعام کے شکریہ میں دوسرے رنگ میں کرنی چاہئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ تہجد میں کھڑے کھڑے جب آپ کے پاؤں متورم ہو گئے۔ تو میں نے پوچھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے ذنب بخش دیئے ہیں۔ کیا اب بھی آپ کو عبادت کرنے کی ضرورت ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ یعنے اب میں شکر گزاری کے رنگ میں عبادت کرتا ہوں۔

## عورت کو طلاق واقع ہونے کا عرصہ

ہمارے نزدیک شریعت کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے کہ میں تیرے پاس نہیں آؤں گا۔ (یعنے میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے) تو چار ماہ کے بعد اور زبان سے نہ کہے۔ مگر سلوک ایسا کرے۔ تو ایک سال کے بعد اور مفقود الخبر ہو۔ تو تین سال کے بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق رکھتی ہے۔

## برتھ کنٹرول

میرے نزدیک خشیۃ املاق کی وجہ سے تو برتھ کنٹرول ناجائز ہے۔ لیکن بچہ یا عورت کی صحت کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جائز ہے۔ یعنے اگر بچہ کے متعلق خطرہ ہو۔ کہ دماغی یا جسمانی لحاظ سے ناکارہ پیدا ہوگا۔ یا عورت کی صحت اس قدر کمزور ہو۔ کہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی جان کا خطرہ ہو تو برتھ کنٹرول

کا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مگر عام طور پر برتھ کنٹرول کے حامی سب سے بڑی وجہ خشیۃ املاق ہی پیش کرتے ہیں۔

دراصل انسانی دماغ کی پوری قابلیت وہ نہیں ہوتی۔ جو معمولی حالات میں ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہوتی ہے۔ جو کسی روک اور مشکل کے مقابلہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ برتھ کنٹرول کے حامیوں کو یہ بات مدنظر نہیں ہوتی وہ کہتے ہیں۔ جب دنیا کی آبادی بہت بڑھ جائے گی۔ تو پھر اس کی خوراک کے متعلق کیا ہوگا۔ حالانکہ جب ایسا ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے سامان بھی پیدا کر دے گا اور انسانی دماغ کی ایسی حالت میں وہ قابلیت ظاہر کر دے گا۔ جو اس مشکل کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہوگی۔ وہ یہ اربعہ لگاتے ہیں۔ کہ اتنی زمین ہے۔ جو اتنے آدمیوں کے لئے خوراک پیدا کر سکتی ہے۔ جب آبادی اس اندازہ سے بڑھ گئی۔ تو پھر اس کے لئے خوراک نہیں حاصل ہو سکے گی اور سب لوگ مشکلات میں پڑ جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ آبادی کو ایک خاص اندازہ سے زیادہ نہ بڑھنے دیا جائے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اولاد کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ جب دنیا کی آبادی موجودہ حالت سے بڑھ جائے۔ تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے کہ موجودہ زمین سے ہی موجود پیداوار سے زیادہ غلہ اور دوسری ضروریات زندگی پیدا ہونے لگ جائیں۔ زمین میں نشوونما کی جو کمزوری ہو۔ وہ ہوا میں خاص طاقت پیدا کر کے دور کر دی جائے۔ یا کسی اور طریقہ سے خوراک کی کمی کو پورا کر دیا جائے۔ اصل میں ان لوگوں کی تھیوری کی بنیاد خدا تعالیٰ پر بدظنی کی وجہ سے ہے وہ سمجھتے ہیں خدا اتنی مخلوق کی خوراک اور دیگر ضروریات کی انتظام نہیں کر سکے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اور اس کی قدرتوں کو جاننے والے یہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔

دراصل اولاد شخصی چیز نہیں۔ بلکہ قومی چیز ہے۔ اولاد کا فائدہ ماں باپ کو اتنا نہیں حاصل ہوتا۔ جتنا قوم کو ہوتا ہے۔ سوشلزم والے جو اولاد کو قومی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے جس نقطہ سے یہ بات اٹھائی ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر آگے انہوں نے یہ غلط طریق اختیار کیا۔ کہ اولاد کو ماں باپ کی تربیت سے نکال کر اس کا علیحدہ انتظام رکھا اور اس طرح اولاد کو اس ماحول سے علیحدہ کر دیا۔ جس میں ماں باپ پرورش کرتے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ تو درست ہے۔ کہ جتنا فائدہ بچہ سے قوم اٹھاتی ہے۔ ماں باپ نہیں اٹھاتے اس لئے بچہ قوم کی ملکیت ہے۔ ہزاروں ماں باپ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اولاد کے جوان ہونے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں پھر نوجوان جو کام کرتے ہیں۔ ان کا ماں باپ کی نسبت قوم کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لئے بچوں کے اخراجات کی ذمہ دار قوم ہونی چاہئے۔ لیکن آگے وہ یہ غلطی کرتے ہیں۔ کہ بچہ کو ماں باپ کی تربیت سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ برتھ کنٹرول والوں نے اس بات کو مدنظر نہیں رکھا۔ کہ بچہ قوم کی ملکیت ہے۔ اس لئے غلطی میں پڑ گئے۔ دراصل بچہ قوم کا بچہ زیادہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت ماں باپ کا بچہ ہونے کے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بچہ کے کھانے پینے کا انتظام قوم کے ذمہ رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہر بچہ کو وظیفہ ملتا تھا۔ مگر بچوں کی تربیت اور پرورش ماں باپ کے ہی سپرد ہوتی تھی۔ اس طرح اسلام نے دونوں باتیں رکھیں۔ ادھر بچہ کی پرورش ماں باپ کے سپرد کی اور ادھر اخراجات قوم کے ذمہ رکھے۔ کہ قوم اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

پس جب قوم نے بچہ سے فائدہ اٹھانا ہے اور ماں باپ سے زیادہ اٹھانا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس قومی چیز کو ایک فرد ضائع کر دے۔ سوائے اس کے کہ ماں باپ کی جان کو خطرہ ہو۔ تا کہ وہ جو قوم کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ وہ اس طرح ضائع نہ ہوں۔ اس صورت میں بچہ نہ پیدا ہونے دینا یا یہ کہ بچہ کی صحت یا دماغی حالت ناقص ہو اور وہ قوم کے لئے فائدہ رساں نہ بن سکے۔ اس کی پیدائش کو روکنا جائز ہے۔ قرآن نے ہرگز خشیۃ املاق کی وجہ سے اولاد نہ پیدا کرنے سے روکا ہے اور اسے اسلام نے ناجائز قرار دیا اور یہ بتایا ہے۔ کہ تمہارا یہ حق نہیں کہ مالی تنگی کی وجہ سے بچہ کو پیدا ہونے سے روکو۔ بچہ قوم کی چیز ہے۔ اگر کسی قوم کے بعض افراد اولاد پیدا کرنا بند کر دیتے ہیں تو وہ قومی جرم کرتے ہیں۔ کیونکہ دوسری قوم سے جب اس قوم کا مقابلہ پڑے گا۔ تو اس کے افراد کم ہوں گے۔ ہاں جب بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے ماں کی زندگی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ تو بچہ پیدائش کو روکا جا سکتا ہے۔

(الفضل 6 جون 1933ء)

تبصرہ

# رباعیات کمال الہامی

نام کتاب: رباعیات کمال الہامی
شاعر: پروفیسر حشمت علی کمال الہامی
کل صفحات: 367
سن اشاعت: مارچ 2010ء بلیک ایرو پرنٹرز لاہور

زیر تبصرہ کتاب رباعیات کمال الہامی جناب پروفیسر حشمت علی کمال الہامی کی رباعیات پر مشتمل ایک خوبصورت کتاب ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف کا شمار گلگت بلتستان کی مشہور علمی و ادبی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ بیک وقت اردو، بلتی اور فارسی میں شاعری کرتے ہیں۔ گلگت اور بلتستان کے ادبی حلقوں میں آپ کو شاعر شمال کہا جاتا ہے۔ جناب کمال الہامی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان ہیں اور بہت خوبصورت و پُر خلوص شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی ادبی خدمات کا دائرہ خاصا وسیع ہے یہی وجہ ہے کہ اب ان کی شہرت صرف گلگت بلتستان تک محدود نہیں رہی قومی ادبی حلقوں میں بھی یہ اپنی الگ شناخت اور پہچان رکھتے ہیں۔

ان کی شاعری میں ایک بڑی خوبی ان کے خیال اور فکر کی سچائی ہے۔ یہ خود ایک سچے اور کھرے انسان ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک حساس دل کے بھی مالک ہیں۔ فطرت کی رعنائیوں اور خوبصورتیوں کے انتہائی دلدادہ ہیں اور یہی خوبصورتی اور رعنائی ان کی شاعری میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رباعی ایک مشکل صنفِ سخن ہے مگر جناب کمال الہامی کی رباعیات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ تاثر ابھرتا ہے کہ آپ نے کمال مہارت کے ساتھ نہ صرف اس سے مکمل انصاف کیا ہے بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ مختلف موضوعات پر لکھتے ہوئے گویا آپ نے کوزے میں دریا کو بند کر دیا ہے۔

کتاب کے شروع میں کئی اہل علم و ادب کے تبصرے موجود ہیں۔

جن میں جناب محمد حسن حسرت، جناب محمد یوسف حسین آبادی، جناب حاجی فدا محمد ناشاد، جناب غلام حسن حسنی، جناب راجہ محمد علی شاہ، جناب محمد قاسم نسیم، جناب اظہر احمد بزمی اور جناب پروفیسر چوہدری محمد علی مظفر عارفی قابل ذکر ہیں۔

جناب محمد حسن حسرت کا کہنا ہے کہ

"ان کی شاعری میں طوفانوں کی شورش بھی ہے اور جذبوں کی یورش بھی"

جناب محمد یوسف حسین آبادی نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں گلگت بلتستان کا پہلا "رباعی نگار" قرار دیا۔

جناب اظہر احمد بزمی نے انہیں "شاعر شمال" کے خوبصورت خطاب سے مخاطب کیا ہے۔

مکرم و محترم پروفیسر چوہدری محمد علی مظفر عارفی جیسی نابغہ روزگار شخصیت کا تبصرہ تو کسی بھی شاعر کے لئے فخر و اعزاز اور سند کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ ان کی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"پروفیسر کمال الہامی صاحب کے کلام میں ایک عجیب استادانہ سادگی اور سلاست ہے آسان سے الفاظ میں بات کو بیان کرنے کا فن بھی پروفیسر صاحب کو ارزانی ہوا ہے۔ نازک سے نازک مضمون کو عجیب خوبصورتی سے کاٹ کے سمندر کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔"

اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ الف سے لے کری تک تمام حروف تہجی سے شروع ہونے والے مضامین پر رباعیات موجود ہیں اور اسی اعتبار سے انہیں ترتیب دیا گیا ہے یعنی الف سے آب حیات، آ تا چینی سے لے کری سے یورپ اور یونیورسٹی تک تمام حروف کا احاطہ کیا گیا ہے صرف ج سے شروع ہونے والے عناوین 24 کے قریب ہیں۔ اس طرح یہ اردو ادب کی ایک منفرد کتاب ہے۔

خوبصورت سرورق اور عمدہ طباعت کے ساتھ یہ کتاب اردو ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے ان کے کلام میں سے نمونہ کی چند رباعیات

**خالق (حمدیہ)**

انسان کو تخلیق میں، لایا اس نے
خِلقت میں اسے، علم، سکھایا اس نے
انسان نے تو، اپنی بگاڑی قسمت
بگڑا ہوا ہر کام، بنایا اس نے

**حضورؐ (نعتیہ)**

ہر سمت میں چھائے ہوئے تھے فسق و فجور
پھیلا ہوا تھا دہر میں، سرکش کا غرور
ہر بات پہ تھی جنگ و جدل، ہر جانب
پیغام سکوں، ایسے میں لے آئے حضورؐ

ہوں فلسفہ و حکمت و عرفاں و ادب
کوزے میں سمندر سمٹ آتا ہے جب
ہو جوش کا جب ولولہ تخیّل طرب
اے اہل سخن بنتی رباعی ہے تب

**"آج اور کل"**

گزرے ہوئے کل پر ہی، نہ ہونا، نازاں
جو آئے گا کل، اس کو بھی، دیکھو، نادان
اس وقت کو تم، آج غنیمت جانو!
کل کے لئے حاصل کرو، عمدہ ساماں

حسن سخن و ذوق جوانی ہے غزل
ذہنوں کا سفر دل کی کہانی ہے غزل
آنکھوں کا تبسم ہے۔ زباں کی نرمی
افکار و تخیل کی روانی ہے غزل

سرکاری نہیں قومی زباں ہے اردو
سرکار کے ذہنوں پہ گراں ہے اردو
اقوام کی پہچان زبانوں سے ہے
ہم قوم اگر ہیں تو نشاں ہے اردو

(ع۔ص۔ق)

بقیہ از صفحہ 6 نصرت جہاں سکیم

آئی سپیشلسٹ، ڈینٹل سرجن اور گائناکالوجسٹ کے بھی مطالبات افریقہ سے آئے ہوئے ہیں۔

## دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس دعائیہ شعر پر خاکسار یہ گزارشات ختم کرتا ہے۔

کریما صد کرم کُن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

ترجمہ: اے خدائے کریم ہر اس شخص پر جو دین کا مددگار ہے سینکڑوں کرم نازل فرما اور اگر اس پر کبھی کوئی آفت آ جائے تو اس مصیبت کو ٹال دے۔

# نصرت جہاں سکیم تعارف و مقاصد

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپریل اور مئی 1970ء میں افریقہ کا پہلا دورہ فرمایا۔ اس مقصد کیلئے حضور انور 4/اپریل 1970ء کو ربوہ سے لاہور کیلئے روانہ ہوئے۔ پھر لاہور سے کراچی اور کراچی سے لندن، زیورک اور فرینکفورٹ تشریف لے گئے۔

11/اپریل کو حضور نے نائیجیریا پہنچ کر مغربی افریقہ کے 6 ممالک کے دورہ کا آغاز فرمایا۔ نائیجیریا سے گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سب سے آخر پر حضور نے سیرالیون میں ورود فرمایا۔ 14 مئی 1970ء کو فری ٹاؤن سے براستہ ہالینڈ لندن تشریف لے گئے۔

## نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کا آغاز

جب حضور گیمبیا میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم حضور کے دل پر القاء کی اور اہل افریقہ پر کم از کم ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ کرنے کی تحریک حضور انور کے دل میں ڈالی۔ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 1970ء بمقام بیت المبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

’’ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پاؤنڈ ان ملکوں پر خرچ کرو۔ اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا۔ اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے۔ خیر میں بڑا خوش ہوا۔ پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ دے دیا۔‘‘

اس منصوبہ کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نصرت جہاں Leap Forward (آگے بڑھو) پروگرام رکھا۔ اور اس کام کو تیزی اور تندہی سے کرنے کیلئے سات افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی اور فیصلہ فرمایا۔ ’’یہ کمیٹی براہ راست میری نگرانی میں کام کرے گی۔‘‘

## ترجیحات

حضور انور نے نصرت جہاں سکیم کی ترجیحات یوں مقرر فرمائیں۔

ترجیح نمبر 1 ہیلتھ سنٹرز
ترجیح نمبر 2 سکول

نیز فرمایا ’’اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کا دروازہ آپ کیلئے کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا موقع آپ کو دے دیا ہے۔ آپ اس کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کا راستہ بھی حضور انور نے بتایا اور فرمایا۔ ’’اللہ تعالیٰ کا جو منشاء مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں پہلے ہیلتھ سنٹرز کھولنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمارے ہیلتھ سنٹرز ابھی چند ہی ہیں۔ مثلاً نائیجیریا میں ہمارے تین ہیلتھ سنٹرز ہیں۔ ایک گیمبیا میں ہے۔ اور یہاں بہت سارے کھولنے کی ضرورت ہے۔‘‘

## بنیادی ترجیحات و ضروریات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو ترجیحات قائم فرمائیں یعنی ہیلتھ سنٹرز اور سکول یہ دونوں ہر معاشرہ کی بہت بنیادی اور اہم ضروریات ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بیمار مومن کی نسبت صحت مند مومن زیادہ پسند ہے۔ وجہ ظاہر ہے۔ صحت مند مومن احکام خداوندی کے بجا لانے میں ہمیشہ مستعد رہتا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد احسن رنگ میں ادا کر سکتا ہے۔ نمازوں کی ادائیگی، رمضان کے روزے رکھنا، حج کیلئے جانا، رزق حلال کیلئے جدو جہد کرنا اور مخلوق خدا کی خدمت کیلئے ہر وقت آمادہ رہنا یہ سب کام صحت سے ہی انجام پاتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی معاشرہ کیلئے صحت کی سہولیات مہیا کرنا بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ دین و دنیا دونوں کیلئے صحت ضروری ہے۔

دوسری اہم اور بنیادی ضرورت معاشرہ میں تعلیم کو عام کرنا ہے۔ کیونکہ قرآنی تعلیم کے مطابق اللہ سے ڈرنے والے لوگ علماء اور پڑھے لکھے ہی ہوتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کا فہم و ادراک ہی نہیں رکھتے وہ بھلا اس سے کب ڈریں گے اور کیسے اس کی عبادت کریں گے۔

## دونوں ترجیحات کا زمانہ مسیح موعود سے آغاز ہوا

اس جگہ اس بات کا ذکر باعث دلچسپی ہوگا کہ مجلس نصرت جہاں کے بانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افریقہ میں خدمت کیلئے جو ترجیحات بیان فرمائیں ان دونوں کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں ہی رکھ دی تھی۔

## پہلا احمدیہ ہسپتال

جماعت احمدیہ کا پہلا ہسپتال حضرت مسیح موعود نے جاری فرمایا جس میں حضور اپنے ہاتھ سے ادویات عطاء فرماتے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں۔

’’ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے کیلئے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کیلئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کیلئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں۔ اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے۔ اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھتا ہوں۔ جو وقت پر کام آ جاتی ہیں۔ اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

## جماعت احمدیہ کا پہلا تعلیمی ادارہ

جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا تعلیمی ادارہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں شروع کیا۔ اور اس کا نام مدرسہ تعلیم الاسلام رکھا گیا تھا۔

اس تعلیمی ادارہ کے قیام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا:۔

’’اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچنے کیلئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (۔) معاشرہ کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (۔) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 2)

## جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کا مقصد

حضور نے اس مدرسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا:

’’ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے تا کہ یہ علوم خادم دین ہوں۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 2)

’’ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کیلئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شائد دینی خدمت کیلئے کام آ سکے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 2)

دسمبر 1905ء میں حضرت مسیح موعود نے ایک تقریر میں مدرسہ کے اغراض کے بارہ میں فرمایا:۔

’’ہزار ہا روپیہ قوم کا جو جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کیلئے خرچ ہوتا ہے جو دنیا کا کیڑا بنتے ہیں۔ یہ حالت تبدیل ہو کر ایسی حالت ہو کہ علماء پیدا ہوں۔ علم دین میں برکت ہے۔ اس سے تقویٰ حاصل ہوتی ہے۔ بغیر اس کے شوخی بڑھتی ہے۔ نبوی علم میں برکات ہیں۔ لوگ جو روپیہ بھیجتے ہیں لنگر خانہ کیلئے یا مدرسہ کیلئے اس میں اگر بے جا خرچ ہوں تو گناہ کا نشانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تدبیر کرنے والوں کی قسم کھائی ہے۔ میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت سمجھتا ہوں جو دین کی خدمت کریں۔ میرے نزدیک زبان دانی ضروری ہے۔ انگریزی پڑھنے سے میں نہیں روکتا۔ میرا مدعا یہ ہے اور میں نے پہلے بھی سوچا ہے میرے دل کو صدمہ پہنچا ہے کہ ایک طرف تو زندگی کا اعتبار نہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی قرب اجلک المقدر سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا اس مدرسہ کی بنا سے غرض یہ تھی کہ دینی خدمت کیلئے لوگ تیار ہو جاویں۔

## موجودہ وسعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نصرت جہاں کو قائم ہوئے چالیس سال ہو گئے ہیں۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کا اس کے بانی سے وعدہ تھا کہ وہ اس میں بہت برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے عین اسی طرح ہوا۔ اور 6 ممالک سے شروع ہونے والی سکیم اب 12 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں اس وقت 39 طبی ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے 5 ہومیو کلینک ہیں۔ حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا اور بینن میں بھی ایک ایک ہومیو کلینک کھولنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ موجودہ طبی اداروں میں 41 مرکزی واقف ڈاکٹرز و لیڈی ڈاکٹرز اور 12 مقامی ڈاکٹر صاحبان خدمت کر رہے ہیں۔

600 کے قریب پرائمری سکول، 63 جونیئر اور سینئر سیکنڈری سکول علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ اور فی الوقت 10 مرکزی اساتذہ افریقہ میں خدمت پر مامور ہیں۔

## مزید واقفین کی ضرورت

کام میں متوقع وسعت اور پھیلاؤ کے پیش نظر مجلس نصرت جہاں کو ایسے مخلص اور خدمت کا شوق رکھنے والے محنتی اور دیانت دار واقفین ڈاکٹرز کی ضرورت ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہمت اور حوصلہ رکھتے ہوں۔ سادہ ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سرجن سپیشلسٹ،

باقی صفحہ 5 پر

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرم کاشف عمران صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم چوہدری ناصر احمد صاحب مقیم کینیڈا کی والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم مورخہ 11 جولائی 2010ء کو لندن میں بعمر 102 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ تدفین کے لئے میت مورخہ 16 جولائی 2010ء کو ربوہ لائی گئی۔ بیت مبارک میں بعد نماز جمعہ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد محترم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ کینیڈا، مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ کینیڈا، تین بیٹے محترم چوہدری ناصر احمد صاحب کینیڈا محترم مبارک احمد جمیل صاحب جرمنی اور محترم منور احمد صاحب لندن سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحومہ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم رانا مقبول احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ ابن حضرت ماسٹر نیاز احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف اہرانہ ضلع ہوشیار پور انڈیا مورخہ 26 جولائی 2010ء کو عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں بقضائے الٰہی بعمر 69 سال وفات پا گئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور غرباء کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے مرحوم نے جہلم اور منگلا ڈیم میں بطور آٹو الیکٹریشن تقریباً 7/8 سال کام کیا۔ آپ کے افسران بالا آپ کے کام سے بہت خوش تھے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے ازاں بعد آپ دبئی چلے گئے اور وہاں کچھ عرصہ بطور الیکٹریشن کام کرتے رہے۔ 1990ء میں آپ چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد سے ربوہ شفٹ ہو گئے اور اپنے ماموں مکرم رانا محمد صادق صاحب آف جرمنی کی دکان چیپ سائیکل سٹور رحمت بازار ربوہ میں کام سنبھال لیا اور اب آپ کے بیٹے عزیزم رانا منصور احمد خان اور رانا عمیر احمد نے کام کو سنبھالا ہوا ہے۔ آپ کو 2008ء کے جلسہ سالانہ لندن میں شامل ہونے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کی شادی آپ کی ماموں زاد محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی آپ کے دو ہی بیٹے ہیں۔ آپ کی دو بہنیں آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں جن کے نام ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بدر اور امۃ البشیر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالقدیر صاحب آف راولپنڈی تھیں۔ ایک بیٹا شادی شدہ ہے۔ آپ کا ایک پوتا اور 2 پوتیاں ہیں۔ مورخہ 27 جولائی کو آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کرائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔ احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم بھائی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دار الذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نور الحق صاحب مظہر والد مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ گھانا گزشتہ دو سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ گھٹنوں میں درد کی وجہ سے زیادہ چل نہیں سکتے۔ افریقہ کے میڈیکل احمدیہ ہسپتال میں مثانہ کا کامیاب آپریشن ہوا تھا مگر اب پیشاب کی بار بار حاجت کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔ گو طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے مگر اپنی بیماری کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق خدا ہے محض اپنے خاص فضل سے ہر پریشانی اور مشکل سے محفوظ رکھے۔ صحت و تندرستی والی فعال اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ امۃ الحی عفت صاحبہ اہلیہ مکرم احمد حسین شاہد صاحب مرحوم کوارٹر صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے پوتے غلام حسن احمد حال کینیڈا کی بازو کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ بچے کی عمر اڑھائی سال ہے۔ اس کی سرجری متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

## ولادت

محترمہ صوفیہ اکرام چٹھہ صاحبہ آف کراچی تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری بیٹی مکرمہ عظمیٰ عامر صاحبہ اہلیہ مکرم عامر محمود صاحب کاہلوں میڈرڈ سپین کو 16 جولائی 2010ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام آریان محمود تجویز ہوا ہے جو مکرم چوہدری محمد اکرم چٹھہ صاحب کا نواسہ، مکرم رشید احمد صاحب کاہلوں صدر حلقہ سبزہ زار لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سرگودھا نے بیچلرز، ماسٹرز، ایم ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ جات کا اعلان کر دیا ہے۔ بیچلرز پروگرامز میں داخلہ کی آخری تاریخ 17 ستمبر، ماسٹرز کی 20/ اگست اور ایم ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی کی 27/ اگست 2010ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ یکم اگست اور فون نمبر 15-048-9230811 پر رابطہ کریں۔

Arid ایگریکلچر یونیورسٹی راولپنڈی نے بیچلرز، ماسٹرز، ایم ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 051-9290466 اور ویب سائٹ www.uaar.edu.pk ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور نے درج ذیل ڈگری پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈی وی ایم، فارم ڈی، بی ایس (اپلائیڈ مائیکرو بیالوجی، پولٹری، سائنسز، ڈیری ٹیکنالوجی اور Fisheries & Aquaculture بی ایس بائیوٹیکنالوجی اینڈ انفارمیٹکس۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.uvas.edu.pk اور فون نمبر 042-99212864,99211374 پر رابطہ کریں۔

واہ میڈیکل کالج واہ کینٹ نے ایم بی بی ایس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر 2010ء ہے مزید معلومات کیلئے فون نمبر 89-051-9314385 اور ویب سائٹ www.wahmedicalcollege.edu.pk پر رابطہ کریں۔

نیشنل ٹیسٹنگ سروس پاکستان نے ایم فل اور ہائر ایجوکیشن سکالرشپ کیلئے Gat-General ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ 19 ستمبر 2010ء کو ہو گا اور فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20/ اگست ہے۔ درخواست فارم ادارہ کی ویب سائٹ www.nts.org.pk پر دستیاب ہیں۔

(نظارت تعلیم)

## وکلاء وقف عارضی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”بعض ایسے پیشہ والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔“

(الفضل 10/ اگست 1966ء)

## ملازمت کے مواقع

فیڈرل پبلک سروس کمیشن اسلام آباد کو سول سروس میں نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے ویب سائٹ www.fpsc.gov.pk ای میل ایڈریس fpsc@fpsc.gov.pk

آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ اسلام آباد کو سینئر انٹرنل آڈیٹرز اور انٹرنل آڈیٹرز درکار ہیں۔ 16/ اگست 2010ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ رابطہ کیلئے recruitment@ogdcl.com

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے یکم اگست 2010ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

## اعلان دار القضاء

(مکرمہ نصرت کلیم صاحبہ ترکہ مکرم رشید احمد کلیم صاحب)

مکرمہ نصرت کلیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم رشید احمد کلیم صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ -/25650 روپے صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے۔ لہٰذا یہ رقم میرے نام منتقل کر دی جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ نصرت کلیم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم خالد رشید صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عطاء المجید صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عطاء الحمید صاحب (بیٹا)
(5) مکرمہ جویریہ کلیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

## تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 5/ اگست 2010ء میں محترم قاضی محمد رشید صاحب کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ان کے نام کے ساتھ سہواً بھٹی لکھا گیا ہے جو غلط ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

## جماعتی تعلیمی ادارہ جات میں رخصتیں

درج ذیل جماعتی تعلیمی ادارہ جات موسم گرما اور عیدالفطر کی رخصتوں کے بعد مورخہ 19 ستمبر 2010ء کو کھلیں گے۔1۔نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول 2۔ نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم سکول 3۔مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول 4۔ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول 5۔ مریم گرلز ہائی سیکنڈری سکول 6۔عائشہ پرائمری سکول سانگرہ 7۔طاہر پرائمری سکول 8۔بیوت الحمد ہائر سیکنڈری سکول

تمام تعلیمی ادارہ جات میں ایک ہفتہ قبل سکول کے نوٹس بورڈ پر اوقات آویزاں کر دیئے جائیں گے۔ والدین سے یہ درخواست ہے کہ اپنے بچوں کی تدریس پر گہری نظر رکھیں اور ان کا وقت نہ ضائع ہونے دیں اور تدریس میں ان کو جہاں مشکل پیش آ رہی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں امسال رخصتوں کا دورانیہ بڑھنے سے سلیبس کو Cover کروانے میں بھی مشکل ہوگی اس لئے والدین سے بچوں کی تدریس کے حوالہ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(نظارت تعلیم)

## اساتذہ کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام اساتذہ کو فرداً فرداً خطوط بھجوائے گئے ہیں کہ وہ تعطیلات موسم گرما میں کوچنگ کلاس کا اہتمام فرما کر احمدی طلباء وطالبات کو فائدہ پہنچائیں۔امید ہے وہ یہ کام کر رہے ہوں گے۔ اپنی کارگزاری رپورٹ سے بھیجے گئے پر فارمہ پر مطلع فرمائیں۔جن اساتذہ کو خطوط موصول نہیں ہوئے وہ ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

## اعلان داخلہ

(گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج ربوہ کو ایف۔اے/ ایف ایس سی اور آئی سی ایس پارٹ ون میں داخلہ کیلئے 11-2010 کی پاس شدہ میٹرک طالبات سے مجوزہ داخلہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔داخلہ کے امیدواران دفتر اوقات کار میں داخلہ فارم بمعہ پراسپکٹس 8/اگست 2010ء سے کالج آفس سے حاصل کریں۔جبکہ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16/اگست ہے۔ داخلہ فیس اور انٹرویو کا شیڈول کالج نوٹس بورڈ پر لگا دیا جائے گا۔ داخلہ فارم کے ساتھ دو عدد فوٹو، میٹرک رزلٹ کارڈ دو عدد فوٹو کاپیاں مصدقہ اور ایک عدد کریکٹر سرٹیفیکیٹ اور دیگر بورڈ سے پاس کرنے والے NOC اصل بورڈ لگا کر جمع کروائیں۔فون نمبر: 047-6213913

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ)

## نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک ضروری اعلان

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو عطیہ چشم کی تحریک کی جاتی ہے نیز وفات پانے والے آئی ڈونرز سے حاصل کردہ صحت مند کارنیا (Cornea) بذریعہ آپریشن موزوں نابینا افراد کو لگایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایسوسی ایشن بلاتفریق مذہب وملت ملک بھر میں بینائی کی بحالی کے سلسلے میں منفرد خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔اگر آپ کے علم میں کسی بھی عمر کے ایسے مریض ہیں جو آنکھوں کی بیرونی جھلی کارنیا کی انفیکشن یا کسی اور خرابی کے نتیجے میں بینائی کی دولت سے جزوی یا کلی طور پر محروم ہیں تو وہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر واقع نور العین میں رابطہ کریں اور اپنے کوائف کا اندراج کروالیں۔ایسوسی ایشن کے پاس ایسے نابینا افراد کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ ہوتا ہے اور باری آنے پر ان کے آپریشن کا فوری انتظام کیا جاتا ہے۔

ایڈریس: دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن واقع نور العین بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ

فون نمبرز: 047-6215201,6212312

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن)

## ملازمت کے مواقع

پاکستان ریلوے پولیس کو کانسٹیبلز، ڈرائیور کانسٹیبلز، لوئر ڈویژن کلرک، لانگری اور مالی درکار ہیں۔ اس میں مرد، خواتین دونوں کے لئے بھرتی جاری ہے۔ درخواستیں بمعہ اسناد بنام انتظار احمد قریشی A.I.G ایڈمن پاکستان ریلوے پولیس سی پی او لاہور سادہ کاغذ پر یا کسی بھی بڑے ریلوے سٹیشن پر دستیاب پرنٹ شدہ فارمز پر 31/اگست 2010ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔ تفصیلات کیلئے یکم اگست 2010ء کا اخبار ''خبریں'' ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اگست

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:00 |
| طلوع آفتاب | 5:26 |
| زوال آفتاب | 12:14 |
| غروب آفتاب | 7:01 |


خصوصی رمضان آفر

علی تکہ شاپ والوں کی طرف سے

| ریٹ لسٹ | آفر رمضان | ریٹ لسٹ | آفر رمضان |
|---|---|---|---|
| سیخ کباب-/15 | 12 | چکن پیس-/100 | 80 |
| چکن تکہ-/30 | 25 | شامی کباب-/15 | 12 |
| چکن سیخ کباب-/30 | 25 | بیف تکہ کباب-/20 | 15 |
| نان-/6 | 5 | | |

کالج روڈ و اقصیٰ روڈ ربوہ

فون کالج روڈ: 047-6212941

فون اقصیٰ روڈ: 047-6212041

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہومیوپیتھک میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی پرانی اور نئی پیچیدہ امراض کا شافی اور مؤثر علاج موجود ہے۔جو کہ نہایت آسان اور سستا ہونے کے ساتھ ساتھ بےضرر بھی ہے۔نہ ٹیسٹوں کا بوجھ نہ قطار نہ انتظار

الحمید ہومیو کلینک

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب)

اوقات کار آجکل: صبح 9 تا 2 بجے دوپہر شام 5 تا 7 بجے تک

ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

فون نمبر 0344-7801578

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد۔بدہضمی۔اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے

ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔شفاء خدا دیتا ہے۔

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور

کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ

0300-7713148

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس

ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت

نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

عزیز اللہ سیال

047-6214971

0301-7967126

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمر اسٹیٹ

فون: 0425301549-50-042-8490083

موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447

ای میل: umerestate@hotmail.com

452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FD-10

مغل بینکویٹ ہال

ایک نام ایک معیار مناسب دام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت

فریج۔فریزر۔واشنگ مشین

T.V ۔گیزر۔ائرکنڈیشنر

سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر

موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231681

7231680

7223204

طالب دعا انعام اللہ

1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور